سوال

،شدہ زمین(175)ئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اوند2000 دوہزارروپے بطورایڈوانس بھی دیئے گئے۔اس وقت زمین کاریٹ زیادہ تھاجبکہ سودے میں بہت کم لگایاگیااورخریدارکی مصروفیت اوربیچنے والے کی بیماری کی شدت کی وجہ کھاتا(رجسٹری)منتقل ہونے سے رہ گیاابھی تک کسی قسم کی تحریرات بھی نہیں ہوئیں۔ابااللہ بچایوفوت ہوگیااس کی بیوی۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وم ہوناچاہیے کہ مرحوم کامرض الموت میں یہ سوداکرناناجائزہے اس طرح سے وارث بعدمیں فقروفاقے کے اندربتلاہوکردوسروں کے آگے دست درازی کرنا،اس طرح آخری ایام میں مرحوم کے لیے ایساکرناغیرمناسب ہے۔کیونکہ مرض الموت کے وقت صدقہ وغیرہ کرنابھی ناجائزہے کیونکہ اس طرح کر۔

بیہ أنہ اشتکی بمکۃ فجاءہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلمارآہ سعدبکی وقال یارسول اللہ أموت بالارض التی ہاجرت منہاقال لاإن شاءاللہ وقال یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أوصی بمالی کلہ فی سبیل اللہ قال لاقال یعنی بثلثۃ قال لاقال فنصفہ قال لاقال فثلثہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الثلث والثلث کثیرإنک ان تترک بنیک أغنیاء خیرمن أن تترکہم عالۃ یتکففون الناس) کتاب الوصایا'باب امایترک ورثتہ'أغنیاء-والنسائی کتاب الوصایا'باب الوصیۃ'بالثلث واللفظ للنسائی.

یت کرتے ہیں کہ وہ مکہ میں بیمارہوئے اسی وقت ان کے ہاں رسول اکرمﷺتشریف لائے،جب سعدنے آپ کودیکھاتورونے لگے اورکہنے لگے کہ اے اللہ کے رسولﷺمیں مرتاہوں اسی جگہ جہاں سے ہجرت کرچکاتھاآپﷺنے فرمایا:ان شاءاللہ تعالی ایسانہیں ہوگااورکہاسعدنے کہ اے اللہ کے

انکہ شریعت محمدی کبھی بھی ورثاءکونقصان نہیں پہنچاسکتی جیساکہ حدیث مبارکہ میں ہے:

الصامت أن رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی لاضررولاضرار.))

طرح دوسری حدیث میں ہے:

وأقاصنی اللہ عنہ کتاب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ مایلضرالاجارہ ولاتضرالھدایۃ) : ۲۳٤١.

مذکورہ صورت سے معلوم ہوتاہے کہ مرض الموت میں کیاہوازمین کاسوداواپس ہوناچاہیے کیونکہ ان دنوں زمین کی قیمت زیادہ تھی توکم قیمت میں کیسے فروخت کردی ہرباشعورانسان مہنگی چیزکوسستاکیسے فروخت کرے گا۔دوسری بات یہ کہ ابھی زمین کی خریدوفروخت کی تحریرات بھی نہیں لکھی گئی اس میں دیً
ھذاماعندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

574ر

محدث فتویٰ